کتاب سازی و کُتُب خانہ سازی

(اسلام کا ایک ثقافتی ورثہ)

جناب محمد حلیم چشتی صاحب

(۳)

عباسی دَور کی اہمیت عہدِ عباسی میں اسلامی قلمرو کے مرکزی شہروں میں کاغذ سازی کے کارخانوں اور سوق الکتب کا قیام علوم و فنون کی تربیت و تدوین اور تنوّع و کثرت، ترویج و اشاعت، تصنیف و تالیف، دوسری زبانوں سے ترجمۂ کتب کے عالمگیر سلسلہ کا آغاز، عالمی ادب کی حفاظت اور ترجمہ کے ذریعہ عمومی طور پر اس کی نشر و اشاعت، اسلامی شہروں میں وراقوں کے کوچوں اور مستقل محلوں کی آبادکاری، کتب خانہ سازی کی عالمگیر تحریک کا احیاء اور ہمہ اقسام کے کتب خانوں کا قیام اور ان کی فنی تنظیم، اسی دَور کی برکات ہیں۔ ان وجوہ سے اسلام کی تاریخ میں کتب و کتب خانوں کی تشکیل و ترویج کا سب سے زیادہ روشن و تاباں دَور عباسی دَور ہے۔

ذہنی طاقت کا سرچشمہ موجودہ دَور میں مُلکی طاقت کا سرچشمہ حسبِ ذیل تین طاقتوں کو تسلیم کیا گیا ہے اور ان کی تنظیم و تشکیل بھی عہدِ عباسی میں بدرجۂ اتم ہوتی ہے:

۱۔ فوجی طاقت (MILITARY POWER) جس کے متعلق قرآن نے کہا

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ۔ (الانفال - ۶۰)

(اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے

سہنے والے گھوڑے اُن کے مقابلہ کے لیے مہیا رکھو تاکہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعداء کو خوف زدہ کر دو، جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے)۔

۲۔ اقتصادی طاقت (ECONOMIC POWER) اقتصادی طاقت کے بقاء وارتقاء کے لیے اسلام نے زکوٰۃ، صدقات، اغنائم و جزیہ وغیرہ کا مستقل نظام قائم کیا ہے۔

۳۔ ذہنی فکر و دانش کی طاقت (INTELECTUAL POWER) جس کو پروان چڑھانے کے لئے نبی کے فرائض منصبی میں "یعلمهم الکتاب والحکمة" (البقرہ) (وہ ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے) کو داخل کیا گیا۔ قرآن نے علم کتاب و حکمت سے بہرہ ور افراد کا ذکر بڑے ہی امتحان کے مواقع پر کیا ہے، چنانچہ حضرت جالوت کے متعلق فرمایا ہے۔ "وزادہ بسطة فی العلم والجسم (البقرہ ۲۴۷) (اور اس کو دماغی اور جسمانی دونوں قسم کی اہلیتیں فراوانی کے ساتھ عطا فرمائی ہیں)۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے۔ "اتیناہ الحکمة وفصل الخطاب (ص ۲۰)۔ (اس کو حکمت عطا کی تھی۔ اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت بخشی تھی) اور حضرت لقمان کے بارے میں فرمایا ہے)" ولقد اتینا لقمان الحکمة " (لقمان ۱۲)۔ اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی) اور سورۃ حدید میں فرمایا گیا ہے " لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معهم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط، وانزلنا الحدید فیه بأس شدید ومنافع للناس" (الحدید ۲۵-۵۷) (ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی، تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور لوہا اتارا جس میں بڑا زور اور لوگوں کے لیے منافع ہیں۔ یہ اس لیے کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ کون اس کو دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ اقوامِ عالم میں قوت کا توازن اور اعتدال قائم رکھنے کے لیے

انہی تین طاقتوں کی ضرورت ہے، لیکن ذہنی فکر و دانش کی طاقت اصل طاقت ہے اور فارسی والوں کا تو مقولہ ہی ہے "توانا بود ہر کہ دانا بود" اس اصل ذہنی طاقت کا سرچشمہ کتب و کتب خانہ میں فکر و دانش کی طاقت مذکورہ بالا ہر دو طاقت کی بقاء وارتقاء اور ان کے برمحل و صحیح استعمال کی ضامن ہے اس لیے اس کو ان دونوں مذکورہ بالا طاقتوں سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں اس سے اندرونِ ملک قومی عزم واستقلال کی تعمیر کی جاتی ہے اور بیرونِ ملک نفسیاتی جنگ (PSYCHOLOGICAL WARFARE) لڑی جاتی ہے۔ زمانۂ امن میں اس سے قومی وقار میں اضافہ اور جنگ کی صورت میں اس سے (MORALE) حوصلہ، ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے۔ بیرونی ممالک کو اپنا ہمنوا بنانے اور دشمن کو کمزور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بڑی بڑی کامیابیاں اسی طاقت کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہیں۔ اس لیے اس کو نہایت مؤثر اور اہم قوت تصور کیا جاتا ہے۔ فکر و دانش کی طاقت کے ترقی کرنے اور پروان چڑھنے کا مرکز کتب اور کتب خانہ ہے۔ موجودہ سائنسی دور میں طاقت کے حسب ذیل سات عناصر مانے گئے ہیں[1]

۱۔ جغرافیہ GEOGRAPHY.

۲۔ قدرتی وسائل اور خام اشیاء NATURAL RESOURCES AND RAW MATERIAL.

---

[1] HARALD AND MARGAZET SPROUT, FOUNDATION OF NATIONAL POWER, 2ND EDITION (NEW YARK), D. VAN NASTAND CO., 1952, PP. 43-50 IBID, P. 111-138 - HANS MORGENTHAN POLITICS AMONG NATIONS, THE STRUGGLE FOR POWER AND PEACE, SED (NEW YARK) ALFRED A. KNOPE, INCOR 1964 PP 112-128

۳- آبادی POPULATION
۴- ٹیکنالوجی TECHNOLOGY
۵- نظریات IDEOLOGIES
۶- عزم و استقلال MORALE
۷- قیادت LEADERSHIP

فکر و دانش کی طاقت کا ان مذکورہ بالا سات عناصر میں سے آخری چار عناصر سے نہایت گہرا اور ابتدائی تین عناصر سے عمومی ربط و تعلق ظاہر ہے۔ فکر و دانش کے سرمایہ کی حفاظت، اشاعت و ترقی کا مرکز کتب و کتب خانہ ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ملک و ملت کی فلاح و بہبود کا کتب و کتب خانوں سے نہایت قریبی اور بہت ہی گہرا رشتہ ہے۔ اور قومی بقا و ارتقاء و ترقی میں کتب اور کتب خانوں نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے، چنانچہ کسی خطہ و مملکت میں آباد قوموں کو زیر نگیں رکھنے کے لیے حکمران قوم کا محکوم اقوام سے ذہنی سطح میں بلند تر ہونا لازمی امر تھا اور ہے، تاریخ اسلام اس امر کی شاہد عادل ہے کہ حجاز و نجد کے رہنے والے حاملین کتاب بدوؤں کا سلطنت روما، شام و ایران جیسی متمدن اقوام کی مملکتوں پر اپنا دبدبہ و شوکت قائم کرنے میں کامیابی، ان کی ذہنی سطح کی رفعت و بلندی کا بین ثبوت ہے جو انہیں اسی کتاب سے نصیب ہوئی تھی۔

اسلام نے فکر و دانش کی طاقت کے سرچشمہ کتب و کتب خانہ کی ترویج و اشاعت اور تحفظ و توسیع پر بہت زور دیا ہے۔ عہدِ عباسی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ تاریخ کے اس سنہری دور میں کتب و کتب خانوں کی سب سے زیادہ کثرت رہی ہے۔

کتب خانہ: ایک تہذیبی و ثقافتی ورثہ کی اساس

حقائق اشیا سے فراہم کی ہوئی معلومات پر ہر قوم اپنے علمی، معاشرتی، تاریخی و ثقافتی نظریات کی تشکیل و تعمیر کرتی اور ان ہی افکار و نظریات کے مطابق اپنا نظامِ فکر و عمل مرتب کرتی ہے اور وہی اس قوم کی خاص تہذیب کہلاتی ہے، انہی افکار و نظریات پر مبنی فلسفۂ زندگی کے مطابق وہ ہر شعبۂ علم

کو ترتیب دینی اور تشکیل کرتی ہے[1] اس علمی سرمایۂ و ثقافتی ورثہ کے مظاہر کتب خانے ہیں۔ اس لیے کتب خانوں کو ہمیشہ ثقافتی مرکز کہا جاتا ہے۔ ہر قوم کے نظام فکر و عمل کی بدولت ان کے علوم و فنون میں تنوّع، کثرت، وسعت پیدا ہوتی ہے اور علوم و معارف کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اسی قوّت کے سہارے اس قوم کے علوم و فنون اور کتب خانے فروغ پاتے رہے ہیں۔

شاہانِ عباسی کی علمی و ثقافتی سرگرمیوں اور رنگ آمیزیوں سے ایرانی، کلدانی، مصری، یونانی و ہندی تہذیب و تمدّن، مشرق میں وسیع تر اسلامی تمدّن بنا[2] اور مشرق و مغرب میں جہاں کہیں کوئی نئی حکومت قائم ہوئی یا کوئی نئی قوم برسر اقتدار آئی وہ بھی اُن کی علمی و ثقافتی سرگرمیوں سے متاثر ہوئی اور علم نوازی، معارف پروری میں انہی کے نقشِ قدم پر چلی۔

عہدِ عباسی میں مسلمانوں نے دُنیا کی تمام متمدّن اقوام پر محض سیاسی یا فوجی غلبہ ہی حاصل نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے اپنے اعلیٰ علمی افکار، نہایت مدلّل نظریات و ترقی یافتہ ثقافت، نادر تحقیقات، بیش بہا معلومات، تجربات اور انکشافات کو اپنے طرزِ فکر و عقیدے کے مطابق مرتب کر کے پیش کیا جس کی وجہ سے ایک ایسی پاکیزہ و شاندار تہذیب وجود میں آئی جس کے رنگ میں دُنیا رنگتی چلی گئی۔ اور صدیوں تک دُنیا اسی تمدّن، تہذیب و ثقافت کی تقلید کو فخر سمجھتی رہی۔ ان کے مرتب و مدوّن کیے ہوئے ثمرات و نتائج کی روشنی میں یورپ کے مفکّر و دانشور آگے قدم بڑھاتے رہے[3]۔ اس سے ثابت ہوتا

---

[1] ابوالاعلیٰ مودودیؒ ۔ علمی تحقیقات کیوں اور کس طرح، کراچی۔ ادارۂ معارفِ اسلامی ب، ت، ص ۴ ۔ ۵

[2] معین الدین احمد ندوی، تاریخ اسلام، ط ۲ ۔ اعظم گڑھ معارف پریس، ۱۹۴۹ء جلد ۳ ص ۲ ۔

[3] گستاولی بان تمدّن عرب، مترجم سید علی بلگرامی، آگرہ، مطبع مفید عام (باقی بر صفحہ آئندہ)

ہے کہ عہدِ عباسی کا علمی و تحقیقاتی ادب اور اس کے ثقافتی مظاہر سے طالب علموں، استادوں، دانشوروں اور محققوں کے لیے علم و بصیرت، دانش و آگہی کے لیے سب سے زیادہ کشش و جاذبیت کا باعث رہے۔ اسی دانشورانہ طاقت کے سہارے مسلمان اپنے اور اپنے زیرِ نگیں اقوامِ عالم کے اخلاق، سیرت و کردار، اذہان و افکار کی تعمیر و تشکیل کرنے اور تحقیقاتی ادب کے پروان چڑھانے میں سرگرمِ عمل رہے۔ وہ علماء و محققین جو اس سلسلہ میں ان کی مدد کرتے یا ان کی تحقیقاتی سرگرمیوں، علمی کاوشوں اور ذہنی ثمرات و نتائج کے سونے کے بھاؤ قیمت ادا کر کے ان کی ہمت افزائی کر کے علمی سرمایہ میں اضافہ کرتے رہے تھے[1] اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ثقافتی مظاہر سے مسلمانوں کی علمی بقا و ارتقاء کا سب سے زیادہ مؤثر و اہم سبب رہے ہیں۔

(حاشیہ صفحہ سابقہ)

۱۸۹۸ء - ص ۳۹۹ - ۴۰۱ و ۴۴۲ - ۴۴۵۔

PHILIP K. HILTI, HISTORY OF THE ARABS 5TH ED-REV (LONDON MACMILLAN & CO 1953) P. 410

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] احمد ابن القاسم ابن ابی اصیبعہ، عیون الانباء طبقات الاطباء، بیروت، دارالفکر ۱۳۷۷ھ جلد ۲ ص ۱۴۳۔